رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہِ یُؤتیہِ من یشاءُ ۔ عسٰی اَن یبعثک ربُّک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲ مارچ ۱۹۳۷ء	نمبر ۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ر فروری۔ آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو انگوٹھے کے درد کی تکلیف زیادہ رہی۔ ورم بھی بڑھ گیا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب انبالہ سے ٹیریٹوریل فورس کی سالانہ ٹریننگ ختم کرنے کے بعد تشریف لے آئے ہیں۔

تحقیقاتی کمیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے حسب ذیل ممبروں نے ۲۷۔ فروری کو نظارت بیت المال کا معائنہ کیا (۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر۔ جناب راجہ علی محمد صاحب افسر مال جناب ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور۔ جناب غلام محمد صاحب اختر سکرٹری۔ ۲۸ر فروری کو جناب شیخ عبد الحمید صاحب اور جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے بھی تشریف لے آئے اور کمیشن نے بیت المال اور دفتر محاسب کا معائنہ ختم کیا۔ شام کی گاڑی سے لاہور جانے والے اصحاب واپس تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ ۲۷ر فروری کو رات کے ۱۱ بجے کے قریب معائنہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک راز کی بات

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو۔ اور ایک راز کی بات کہتا ہوں۔ اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا۔ جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں۔ پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو۔ کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں۔ کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو۔ کہ آج عیسائی مذہب دُنیا سے رخصت ہوا یقیناً سمجھو۔ کہ جب تک اُن کا خدا فوت نہ ہو۔ اُن کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دُوسری تمام بحثیں اُن کے ساتھ عبث ہیں۔ اُن کے مذہب کا ایک ہی سُتون ہے۔ اور وُہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو۔ کہ عیسائی مذہب دُنیا میں کہاں ہے چونکہ خدا تعالےٰ بھی چاہتا ہے۔ کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہَوا چلائے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولا۔ انت معی وانت علی الحق المبین۔ انت مصیب و معین للحق"!

گورداسپور میں مفسدوں کا مظاہرہ بداخلاقی

احمدی نوجوانوں نے قابل تعریف جوانمردی دکھائی

گورداسپور - ۲۶ فروری - کل ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ گورداسپور کی کھیلوں کا دوسرا دن تھا - صبح پونے گیارہ بجے کے قریب احمدیہ یونین کلب قادیان اور صدیقی کلب بٹالہ کے درمیان فٹ بال کا میچ ہوا جس میں احمدیہ یونین کلب دو گول پر جیت گیا - سوا دو بجے کے قریب بچوں کی سو گز کی دوڑ ہوئی جس میں محمد حاذق طالب علم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دوم رہا - ۴۰ گز کی دوڑ ہوئی جس میں عزیز احمد طالب علم تعلیم الاسلام ہائی سکول اول رہا - اس کے بعد نوجوانوں کی سو گز کی دوڑ ہوئی جس میں عطاء اللہ چوہدری رکن احمدیہ سپورٹس کلب اول رہا -

چار بجے احمدیہ سپورٹس کلب اور رینگ ہاکس گورداسپور کے درمیان ہاکی میچ شروع ہوا - چند منٹوں میں ہی احمدیہ سپورٹس کلب نے مخالف ٹیم پر ایک گول کر دیا - یہ گول ہونا تھا - کہ دیکھنے والوں میں سے ایک شرارت پسند عنصر نے احمدیہ کلب کے کھلاڑیوں اور احمدیوں پر نہایت گندے آوازے کسنے شروع کر دیئے - اور اپنی بداخلاقی کا پورا پورا مظاہرہ کیا - جسے شرفا نے سخت ناپسند کیا -

سردار شمشیر سنگھ صاحب آف بھاگووال نے بھی سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا - مگر اشرار باز نہ آئے میچ کے اختتام کے قریب مخالف ٹیم کے ایک لڑکے نے احمدیہ سپورٹس کلب کے ایک لڑکے کو جب کہ گیند گراؤنڈ سے باہر جا چکا تھا - ہاکی ماری - جو اس کی ران پر لگی کلب کے کیپٹن نے جب اس کی وجہ پوچھی تو بہت سے لوگ فیلڈ میں آ گئے - اور شرارتی عنصر نے کلب کے لڑکوں پر حملہ کر دیا -

حالات کے اس درجہ تک پہنچ جانے کے بعد احمدی لڑکوں نے جب مدافعت ضروری سمجھی - اور نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ اتنے ہجوم کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے مقابلہ شروع کیا - تو حملہ آور میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے -

اس موقعہ پر احمدیہ کلب کے ایک لڑکے محمد اسماعیل کی آنکھ پر شدید زخم آیا جس کا معائنہ سول سرجن صاحب گورداسپور سے کرا کر سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا گیا - چونکہ میچ کے اختتام سے پیشتر اشرار نے فساد شروع کر دیا تھا - اور ابھی وقت پورا ہونے میں چند منٹ باقی تھے - اس لئے ریفری نے میچ جاری رکھنے پر اصرار کیا - اور میچ پھر شروع ہو گیا - آخری دس منٹ میں ریفری نے جنبہ داری سے کام لیتے ہوئے - احمدیہ کلب کے خلاف ایک گول دیدیا - میچ چھ بجے کے قریب ختم ہوا -

احمدیہ سپورٹس کلب کے ممبر باوجود اس کے کہ ہر کھیل کے فائنل تک پہنچ چکے تھے - منتظمین کی بدنظمی اور عوام کی بداخلاق کے خلاف احتجاج کے طور پر واپس آ گئے (نامہ نگار)

الفضل - ہم اپنے نوجوانوں کو اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتے کہ کسی موقع پر اخلاق اور شرافت سے گری ہوئی - کوئی حرکت کریں لیکن یہ بھی نہیں کہتے - کہ پر امن رہنے کی ہر ممکن ...

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ فروری سے ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے +

نمبر	نام	نمبر	نام
۵۵	میاں عبداللہ خان صاحب ریاست چمبہ	۶۰	مسماۃ پٹھانی صاحبہ ضلع ملتان
۵۶	فضل الکریم صاحب جموں	۶۱	محمد اقبال صاحب " شیخوپورہ
۵۷	میاں روڈا صاحب ضلع گورداسپور	۶۲	مسٹر - دی - ٹی محمد مالابار
۵۸	مسماۃ جیو صاحبہ "	۶۳	اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب ضلع گجرات
۵۹	محمد عبدالمناف صاحب ریاست حیدر آباد دکن	۶۴	مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ ریاست چمبہ

بقیہ صفحہ ۴

بہار چھوٹا ناگپور - اڑیسہ - آسام - شمالی بمبئی - دکن اور مشرقی گجرات میں بھی چند مقامات پر بارش ہوئی - میرٹھ - دہلی اور سونا مرگ میں پون پون انچ بارش ہوئی - (ملاپ ۱۱ فروری)

پونا ۱۰ فروری - مغربی ہواؤں کی وجہ سے کشمیر اور مشرقی اور شمالی پنجاب میں وسیع پیمانہ پر بارش یا برفباری ہوئی - نیز شمال مغربی سرحد سندھ اور مغربی راجپوتانہ میں چند آندھیاں اور طوفانِ رعد و برق آئے - اسی طرح شمال مشرقی ہند میں وسیع پیمانہ پر اور یو - پی مشرقی وسط ہند اور مشرقی سی - پی میں مقامی طور پر رعد و برق کے طوفان آئے مری - مسوری اور سونا مرگ میں ۱½ انچ اور شملہ میں ایک انچ بارش ہوئی -

(انقلاب ۱۲ فروری)

پونا - ۱۱ فروری - آج صبح مغربی ہواؤں کا زور راجپوتانہ میں رہا - پنجاب کے باہر شمال مغربی ہند اور صوبہ سرحد میں وسیع پیمانہ پر بارش ہوئی - اور پنجاب یو - پی - اور وسط ہند میں مقامی طور پر بارش ہوئی - چھوٹا ناگپور - اڑیسہ - جنوبی بنگال آسام اور برما میں مقامی طور پر طوفانِ رعد و برق آئے - مشرقی گجرات - مغربی سی - پی وسطِ ہند - مغربی یو پی اور راجپوتانہ میں رات کا درجۂ حرارت نقطۂ اعتدال سے اوپر رہتا ہے - سب ساگر - سونا مرگ قلات میں ایک انچ باون اور نوشہرہ میں ¾ انچ بارش ہوئی -

انقلاب ۱۳ فروری

پونا ۱۲ فروری - مغربی ہواؤں کا زور شمال کی طرف رہا - اور آج صبح لاہور کے قریب دباؤ بڑھ گیا - جس کی وجہ سے سندھ بلوچستان - پنجاب راجپوتانہ - یو پی - مشرقی وسط ہند اور شمال مشرق ہند کے اکثر حصہ میں طوفان باد و برق وسیع پیمانہ پر آئے - **مشرقی پنجاب میں مقامی طور پر شدید بارش ہوئی** - اسی طرح شمالی کونکان - دکن بمبئی اور مشرقی گجرات میں کہیں کہیں آندھیاں اور برق و باد کے طوفان آئے - انبالہ میں ۴. انچ - دہلی اور لدھیانہ میں ۳ انچ - حصار اور دہرم پور میں ۲ - ۱ انچ - باریسال کلکتہ - بنارس - ڈیرہ دون - آگرہ بیکانیر اور ڈمکانیں ۱½ انچ بارش ہوئی

(انقلاب ۱۴ فروری)

پھر حال ہی میں اخبار "انقلاب" ۲۷ فروری میں "مری میں شدید برف باری - سرینگر کی سڑک بند ہو گئی - راولپنڈی میں مسلسل بارش" کے زیر عنوان یہ خبر شائع ہوئی ہے -

راولپنڈی - ۲۵ فروری - مری کی پہاڑیوں پر گلیوں میں شدید برف باری ہوئی ہے جس کے باعث راولپنڈی میں سردی کا زور بڑھ گیا - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ کل ساری رات پہاڑ پر برف باری ہوتی رہی - مری کوہالہ - سرینگر روڈ بالکل بند ہو گئی ہے - اور سڑک پر گاڑیوں کی آمد و رفت اب براستہ حویلیاں اور ایبٹ آباد ہو رہی ہے پنگوار کی رات سے بارش ہو رہی ہے - اور اسکا سلسلہ ابھی منقطع نہیں ہوا کیمبل پور اور ہزارہ کے اضلاع سے بھی بارش کے متعلق یہی اطلاع موصول ہوئی ہے -

اخبارات کے یہ متعدد اقتباسات اس امر پر شاہد ناطق ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی کہ ع - **پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن**

جسطرح سالہائے سابق میں اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوتی رہی ہے - اسیطرح امسال بھی بڑے جلال کیساتھ پوری ہوئی اور دنیا کو ایک دفعہ پھر اس بات سے آگاہ کر گئی - کہ وہ خدا جو بہار کے دنوں میں چشم عالم کیسامنے ثلج کا نقشہ کھینچ رہا ہے - درحقیقت وہ وہی خدا ہے جس نے بھولی بھٹکی مخلوق کی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

فضائی تغیرات سے تعلق رکھنے والا نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت وحقانیت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے جو عظیم الشان اور محیر العقول معجزات دُنیائے مذاہب کے سامنے پیش فرمائے۔ اور جنہوں نے آپ کی راستبازی اور صداقت شعاری کو آفتاب نصف النہار کی طرح عالم پر ضوفگن کر دیا۔ اُن میں سے ایک عظیم الشان معجزہ جس کا فضائی تغیرات کے ساتھ تعلق ہے۔ اور جو قریباً ہر سال موسم بہار کے ایام میں ظاہر ہوتا۔ اور دیدۂ بینا رکھنے والوں کو نشان ہائے کردگار کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ وُہ ہے جس کا ذکر ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام میں کیا گیا۔ کہ سے

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

(تذکرہ صفحہ ۵۵۴)

ثلج کی تشریح

بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنے ہیں۔ کہ وُہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدتِ سردی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں ان معنوں کی بناء پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا۔ اور برف اور اس کے لوازم سے شدتِ سردی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی"

(بدر جلد ۲ - صفحہ ۱۹ والحکم جلد ۱۰ - صفحہ ۱۶)

گویا خدا تعالےٰ کا یہ کلام اس مفہوم کا حامل تھا۔ کہ ایامِ بہار میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نشان کے طور پر مختلف مقامات پر برف باری ہو گی۔ بارشوں کی کثرت ہوگی۔ اور اس کے نتیجہ میں سردی کی شدت میں اضافہ ہو جائے گا:۔

الہام الٰہی کا پورا ہونا

اس الہام کے مطابق گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت مہد میں بھی یہ نشان بڑے جلال کے ساتھ پورا ہوا۔ اور حضورؑ نے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴ تا صفحہ ۲۵ میں ملک کے مختلف اخبارات کے بیانات سے اس نشان کے پورا ہونے کی تفصیل وضاحت سے بیان فرما دی ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الہام بھی نازل ہو چکا تھا۔ کہ سے

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

(تذکرہ صفحہ ۵۳۸)

جس سے یہ امر مستنبط ہوتا تھا۔ کہ ہر سال بہار کا جب بھی موسم آئے گا۔ خدا تعالیٰ کی بات پھر پوری ہوگی۔ گویا یہ نشان صرف ایک موسم بہار میں ہی نہیں دکھایا جائے گا۔ بلکہ اس میں تکرار اور تواتر ہو گا۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سالہا سال سے موسم بہار کا جونہی زمانہ آتا ہے۔ دُنیا کے سامنے ایامِ ثلج کا نقشہ کھچ جاتا ہے۔ مختلف مقامات پر برف باری ہوتی ہے۔ مختلف مقامات پر کثرت سے بارشیں برستی ہیں۔ اور بحیثیت مجموعی سردی میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور دُنیا پکار اُٹھتی ہے۔ کہ سردی تیز ہوگئی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منجانب اللہ ہونے اور آپ کے فرستادۂ خدا ہونے کا ایک اتنا بڑا ثبوت ہے جس پر اگر کوئی شخص تعصب سے علیٰحدہ ہو کر غور کرے۔ تو ممکن ہی نہیں۔ کہ وُہ آپ کی صداقت سے متاثر نہ ہو جائے۔ آخر غور فرمائیے یہ کیا بات ہے۔ کہ ہر سال موسمِ بہار میں سردی چمک اُٹھتی ہے۔ کثرت سے بارشیں برستی ہیں۔ اور ملک کے مختلف مقامات پر برف باری شروع ہو جاتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا یہ موسم موسمِ بہار نہیں بلکہ موسمِ سرما ہے۔ اگر آپ غور فرمائیں گے اور اس الہام کے نزول سے ماقبل زمانہ کے ایامِ بہار کا موجُودہ ایامِ بہار سے مقابلہ کریں گے۔ تو آپ کو اقرار کرنا پڑیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے نازل ہونے کے بعد بہار کا موسم۔ موسمِ سرما سے بدل گیا ہے۔ اور یہ آپ کی صداقت کے ثبوت میں خدا تعالےٰ کا وُہ حیرت انگیز معجزہ ہے جس نے ہواؤں۔ بادلوں اور سمندر کے پانیوں تک کو مسخر کر کے اسی طریق سے چلنے پر مجبُور کر دیا ہے۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں کیا گیا تھا۔

اخبارات کے بیانات

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام جس طرح سالہائے ماسبق میں بڑی شوکت کے ساتھ پورا ہوتا رہا۔ اسی طرح اس سال بھی عجیب شان کے ساتھ پُورا ہُوا ہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں بعض اخبارات کے اقتباس بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:۔

ا۔ "پرتاپ" لاہور (۱۴ فروری)

"پنجاب میں زبردست بارش" "کئی شہروں میں طوفانِ باد و باراں" "سردی پھر بڑھ گئی" اور "پہاڑیوں پر برف باری" کے عنوانات کے ماتحت لکھتا ہے:۔

"کل (۱۱ فروری) بعد دوپہر سے لاہور میں بارش ہو رہی ہے۔ سوائے ایک دو گھنٹے کے بارش مسلسل ہو رہی ہے۔ پنجاب کے دُوسرے شہروں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صُوبہ میں ہر جگہ مینہ برس رہا ہے۔ پونا سے موسمی حالات کا تار موصول ہُوا ہے کہ ہوا کا دباؤ شمال کی طرف چلکر آج صبح لاہور پہونچ گیا ہے۔ اس دباؤ کی وجہ سے سندھ۔ بلوچستان۔ پنجاب۔ راجپوتانہ یو۔ پی۔ مشرقی وسطِ ہند اور شمال مشرقی ہند کے ایک بڑے حصہ میں طوفانِ باد و باراں آیا۔ مشرقی پنجاب میں سب سے زیادہ بارش ہوئی ہے۔ شمالی بمبئی۔ دکن اور مشرقی گجرات میں آندھیاں آئی ہیں۔ مشہُور مقامات پر حسب ذیل مقدار میں مینہ برسا ہے:۔

انبالہ ۱ء۴ انچ - دہلی ۳ء ۱ انچ - لدھیانہ ۳ء۱ انچ - حصار ۲ء ۱ انچ - دھرم پورہ ۲ء ۱ انچ باریسال - کلکتہ - بہرام پور - بنارس ڈیرہ دُون - آگرہ - بیکانیر ۱/۲ ۱ انچ۔ لاہور میں آج صبح ۸ بجے تک ۸۰ء انچ باش ہوئی ہے۔ آج آٹھ بجے سے اس وقت تک (رات کے بارہ بجے) بارش ہو رہی ہے۔ اکتوبر سے آج صبح آٹھ بجے تک ۲۷ء۲ انچ بارش ہوئی۔ بارش کی وجہ سے سردی بہت بڑھ گئی ہے۔ کل زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۶۹ء۹ تھا۔ نارمل ۵۵ء۹۔ اوسط ۶۰ء۵ تھا۔ آج کم از کم ٹمپریچر ۵۲ء۰ ہے۔ کانگڑہ کی پہاڑیوں میں گزشتہ تین روز سے خوب بارش ہو رہی ہے:۔

گجرات ۱۲ - فروری - تمام ضلع میں زبردست بارش ہو رہی ہے۔ گورنر پنجاب نے آج پھالیہ ہسپتال کا افتتاح کرنا تھا۔ لیکن بارش کی وجہ سے انہوں نے یہ پروگرام ملتوی کر دیا ہے:۔

راولپنڈی ۱۲ - فروری - کل رات سے بارش ہو رہی ہے۔ اور ابھی تک جاری ہے ٹمپریچر نیچے آگیا ہے۔ آج صبح راولپنڈی میں شدت کی سردی پڑ رہی ہے مری کے گرد و نواح کی پہاڑیوں پر برف بہت پڑی ہے۔ بارش کی وجہ سے لاہور میں شہر کی نو آبادیوں کا نظارہ قابلِ دید ہے گوال منڈی - رام نگر - سنت نگر - کرشن نگر میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے:۔

(۲) یہی اخبار "کانگڑہ وادی میں برف باری وژالہ باری۔ آمدورفت بند۔ شدت کی سردی" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"شدت کی سردی صرف پنجاب کے شمالی اضلاع تک ہی محدود نہیں بلکہ کلو سب ڈویژن سے بھی اسی قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اس ہفتہ کانگڑہ وادی میں سخت برف باری ہوئی ہے۔ چنانچہ اس وادی کے تمام راستے اور سورج تحصیل اور نورپور کے درمیان کے راستے برف سے رُکے پڑے ہیں۔ اور آمدورفت بند ہے۔ لداخ۔ یارقند اور تبت کے راستے بھی برف سے بند ہیں۔ کانگڑہ وادی میں سخت ژالہ باری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں"۔ کلو کی ایک اور اطلاع ہے کہ وہاں قریباً پانچ فٹ برف پڑی ہے"۔ (ملاپ ۱۴ر فروری)

(۳) زمیندار ۱۲ر فروری لکھتا ہے:۔

"دہلی ۹ر فروری۔ آج دن بھر آسمان پر بادل چھائے رہے۔ رات کو خوب بارش رہی۔ اور اولے بھی پڑے۔ پچھلے دنوں سردی بہت کم ہو گئی تھی۔ لیکن اس بارش نے پھر خنکی پیدا کر دی ہے۔ اور درجہ حرارت کافی گر گیا ہے"۔

(۴) ملاپ ۱۳ر فروری امرتسر کی خبروں میں لکھتا ہے:۔

"آج (۱۱ فروری) صبح سے مطلع ابر آلود تھا۔ ۱۲ بجے کے بعد یکدم جھکڑ چلنا شروع ہو گیا۔ اور بارش دو بجے سے شروع ہو گئی۔ جو اب تک جاری ہے"۔

(۵) یہی اخبار سرگودہا کے حالات کے ماتحت لکھتا ہے:۔

"تین دن سے آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ آج رات کو معمولی بارش ہوئی اور کل سے زبردست ہوا چل رہی ہے جس سے سردی کا پھر زور ہو گیا ہے"۔

(۶) دہلی میں "زوردار بارش" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"آج (۱۱ فروری) دہلی میں دو انچ بارش ہوئی ہے۔ بازاروں میں پانی ہی پانی ہو گیا"۔

(۷) "بمبئی میں بارش سے سیلاب آ گیا" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"آج (۱۱ فروری) صبح کے وقت یہاں موسلادھار بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے بمبئی کے ڈھلوان بازاروں میں سیلاب آ گیا دفتروں اور کارخانوں میں جانے والے لوگوں کو راستہ ہی میں رکنا پڑا بمبئی کے گردونواح سے بھی موسلادھار بارشوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں"۔

(۸) ہندو ۱۴ر فروری "کابل میں ۱۵ انچ برف" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"کابل میں ۱۵ انچ برف ۲۷ اور ۲۸ جنوری کو پڑی۔ کابل کو جانے کے تمام راستے برف سے اٹ جانے کی وجہ سے بند ہو گئے۔ صرف پشاور کا راستہ کھلا ہے"۔

(۹) ملاپ ۱۴ر فروری "نئی دہلی میں بجلی گری" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"دہلی ۱۰ر فروری۔ گذشتہ سے پیوستہ رات کو جبکہ موسلادھار بارش اور زوروں سے بجلی چمک رہی تھی۔ ٹیگور روڈ کے ایک کوارٹر کے ریڈیو کے تار پر بجلی گری جس سے ریڈیو کا تار کٹ گیا۔ اور چار پانچ کوارٹروں کے بجلی کے تار بھی جل گئے۔ ہوا میں آگ کی لپٹیں کافی اونچی اٹھتی دکھلائی دیں"۔

پھر دہلی میں مزید بارش کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"دہلی ۱۱ر فروری۔ دہلی میں کل رات کو پھر بارش ہوئی۔ آسمان بادلوں سے خوب گھرا ہوا ہے۔ مزید بارش کی امید کیجاتی ہے۔ سردی چمک اٹھی ہے"۔

(۱۰) زمیندار ۱۳ر فروری لکھتا ہے:۔

"بمبئی ۱۱ فروری آج صبح لوگ اپنے اپنے کاموں پر جا رہے تھے۔ کہ یکایک بارش شروع ہو گئی۔ اور سب کو تربتر کر دیا"

(۱۱) پرتاپ ۱۰ر فروری "سیلاب نے کیلیفورنیا میں بھی تباہی مچا دی"۔ "مستقبل قریب میں بھاری بارش کا امکان انجنیروں کو تشویش" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

نیویارک ۷ر فروری۔ آمدہ اطلاعات سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ وسطی مغربی علاقہ میں خوفناک سیلاب کے نتیجہ کے طور پر ۱۴۵ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ امریکن ریڈ کراس سوسائٹی ۱۷۰ خاندانوں کی نگہداشت کر رہی ہے۔ سوسائٹی نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۱۶۷۵۵ ڈالر رقم جمع کی ہے۔ ایک لاکھ بیس ہزار مزدوروں کی کوشش سے دریائے مسسپی اپنے کناروں سے باہر نہیں نکلا۔ قاہرہ میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دریا کے صرف تین انچ گرنے پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ مستقبل قریب میں زوردار بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ بچے اور عورتیں ابھی تک قاہرہ سے باہر ہیں۔ کشتیاں مزدوروں کو باہر سے جانے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ جنوبی کیلیفورنیا سے موسلادھار بارش کے بعد خوفناک سیلاب کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایک فلم کمپنی جو سیلاب کی فلم لینے کے لئے سیلاب زدہ رقبہ میں گئی ہوئی تھی سیلاب میں گھر گئی اور کمپنی کے تین اشخاص ہلاک ہو گئے"۔

(۱۲) انقلاب ۱۹ر فروری "کہوٹہ میں شدید سردی" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔

"کہوٹہ (راولپنڈی) میں متواتر تین چار یوم سے بارش ہونے کی وجہ سے سخت سردی پڑ رہی ہے"۔

(۱۳) احسان ۱۹ فروری "رام گنگا میں طغیانی" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"بریلی ۱۷ر فروری۔ سب ڈویژنل افسر اطلاع دیتا ہے کہ رام گنگا میں یکایک سیلاب آنے کی وجہ سے ہردونگر کے گھاٹ کے تمام راستے مسدود ہو گئے ہیں۔ ہردونگر بریلی سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستے چار پانچ یوم تک زیر آب رہیں گے"۔

(۱۴) احسان ۱۸ر فروری "دریائے ٹیمز میں خوفناک سیلاب" "کئی لاکھ پونڈ کا نقصان" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔

"لنڈن ۱۵ر فروری۔ دریائے ٹیمز میں سیلاب آنے کی وجہ سے شدید نقصانات ہوئے ہیں۔ پانی سڑکوں پر پھر رہا ہے۔ ملک کے متعدد حصے سیلاب کی نذر ہو گئے۔ نقصانات کا اندازہ کئی لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے"۔

(۱۵) انقلاب ۱۴ر فروری لکھتا ہے۔

"راولپنڈی ۱۲ر فروری۔ گذشتہ رات سے شدید بارش کا سلسلہ شروع ہے جو آج سارا دن جاری رہا۔ صبح کے وقت نہایت سخت ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ مری کی نواحی پہاڑیوں سے شدید برف باری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں"۔

(۱۶) ملاپ ۱۸ر فروری لکھتا ہے۔

"بریلی ۱۵ر فروری بریلی اور نواحی اضلاع میں زبردست ژالہ باری ہوئی۔ جس سے بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ فصلوں کو بہت نقصان پہونچا ہے"۔

اسی طرح لکھتا ہے۔ "دھرم سالہ ۱۵ر فروری زبردست بارش اور برف باری کے بعد موسم پھر خوشگوار ہو گیا ہے ژالہ باری اس زور سے ہوئی کہ مکانوں کی چھتیں اڑ گئی ہیں"۔

پھر لکھتا ہے۔ "جالندھر ۱۵ر فروری۔ گذشتہ دو تین روز بارش ہوتی رہی۔ دو دن رات خوب جھڑی لگی رہی۔ جس سے سردی پھر سے بڑھ گئی ہے۔

(۱۷) انقلاب ۱۲ فروری لکھتا ہے:۔

"دہلی ۹ فروری تمام دن مطلع ابر آلود رہنے کے بعد رات کو خوب پانی برسا اور اولے بھی گرے۔ جس کی وجہ سے موسم میں پھر خنکی آ گئی ہے۔ اور درجہ حرارت پھر گر گیا ہے"۔

موسمی اطلاعات

ان اقتباسات کے علاوہ اگر پونا کی ان اطلاعات پر بھی نگاہ ڈالی جائے جو وہاں سے ہندوستان کے موسمی حالات کے متعلق روزانہ اشاعت پذیر ہوتی ہیں تو ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان ایام میں تمام ہندوستان میں غیر معمولی بارشیں ہوئیں۔ اور غیر معمولی سردی پڑی۔ چنانچہ بطور نمونہ صرف چار دن کی رپورٹیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

۹ر فروری کی رپورٹ

پونہ ۹ فروری۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کشمیر اور مشرقی اور شمالی پنجاب میں وسیع علاقہ میں بارش ہوئی۔ یا برف پڑی۔ یو۔ پی مشرقی سنٹرل انڈیا اور سی پی میں وسیع علاقہ میں بجلی کڑکنے کے ساتھ بارش ہوئی۔ مشرقی راجپوتانہ

آہ! صد آہ!! ملک نواب الدین

خدا تعالےٰ کی تقدیر پوری ہوئی

میرے برادرِ اکبر ملک نواب الدین صاحب بی - اے - بی ٹی - ہیڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول جاکلے - ضلع سیالکوٹ سات مہینے کی مسلسل بیماری کے بعد ۲۰ - فروری ۱۹۳۷ء بروز ہفتہ دن کے بارہ بجے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو حزیں اور دلفگار چھوڑ کر اپنے محبوبِ حقیقی سے جاملے - انا للہ وانا الیہ راجعون - ایام بیماری میں ہر قسم کا ڈاکٹری یونانی - اور ہومیوپیتھک علاج کیا گیا بہت دُعائیں کیں - اور کرائی گئیں بہت صدقے دیئے گئے - ہر ممکن کوشش ان کی صحت یابی کے لئے کی گئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ازراہِ کرم ان کی زندگی کے آخری چند دنوں میں ان کا علاج کیا - لیکن موت مقدّر تھی - اور خدا تعالےٰ کی تقدیر پوری ہو کر رہی ❊

ابتدائی زندگی

مرحوم ۱۸۹۴ء میں کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے تھے - ورنیکلر مڈل تک تعلیم انہوں نے کنجاہ میں ہی حاصل کی - دو سال جونیئر اور سینیئر سپیشل کی تعلیم مشن ہائی سکول گجرات میں پائی - اور ۱۹۰۹ء کے شروع میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوئے - اور ۱۹۱۱ء میں یہاں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ۱۹۱۵ء میں بی - اے پاس کر کے چند مہینے مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں علے الترتیب انگلش اور میتھمیٹک ٹیچر کی حیثیت میں کام کیا - ۱۹۱۷ء میں بی ٹی پاس کر کے مستقل طور پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور سائنس اور میتھمیٹک ٹیچر مقرر کئے گئے - اور ساتھ ہی تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس کا چارج بھی ان کو دیا گیا - ۱۹۲۰ء میں بعض وجوہات کی بنا پر ہائی سکول سے علیحدہ ہو کر نائب ناظر بیت المال اور اس کے بعد چند ماہ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پرائیویٹ سکرٹری بھی رہے - اس کے دو سال بعد تک ناظم تجارت رہے اور ۱۹۲۴ء کے شروع میں ولایت میں سلسلہ کے تجارتی کاروبار کے افسرِ اعلےٰ مقرر کر کے بھیجے گئے - اور اسی سال کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ واپس آگئے ❊

ملازمت

۱۹۲۶ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے علیحدہ ہو کر پہلے چند سال چونڈہ - ضلع سیالکوٹ اور بعد میں جاکلے ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے اور ان دونوں سکولوں میں انہوں نے بہت شہرت اور نیک نامی حاصل کی - اور ایک باوقار - کامیاب اور منتظم ہیڈ ماسٹر سمجھے گئے ❊

بچپن میں مذہب سے شیفتگی

یوں تو ہم دونوں بھائی ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی احمدی تھے - کیونکہ ہمارے والد صاحب عرصہ سے احمدی ہو چکے تھے لیکن ملک صاحب مرحوم کو بچپن سے ہی مذہبی امور کے ساتھ ایک خاص شغف تھا - وُہ ورنیکلر مڈل سکول کنجاہ کی غالباً ساتویں جماعت میں تعلیم پاتے تھے - اور ان کی عمر ۱۲ سال کے قریب تھی - کہ اپنے والد محترم سے اجازت لے کر قادیان آئے اور ۱۹۰۶ء کے آخر یا ۱۹۰۷ء کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی - اور واپس جا کر اپنے علم اور سمجھ کے مطابق مذہبی مباحثات شروع کر دیئے - اس بچپن کے زمانہ میں ہی ان کا مذہبی جوش جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا اور یہ جوش تادمِ مرگ قائم رہا - مشن ہائی سکول گجرات میں انجیل کے ٹیچر مسٹر مارٹن کے ساتھ ہمیشہ ان کے مباحثات جاری رہتے تھے - ہندوؤں - خاصکر آریہ دوستوں سے کسی نہ کسی رنگ میں سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے تھے - ۱۹۰۹ء میں جب مستقل طور پر وُہ قادیان آگئے - تو ان کے مذہبی جوش میں اور بھی ترقی ہوئی - حضرت خلیفۂ اول کے درس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور درس کے نوٹ لیا کرتے - حضور رضی اللہ عنہ کی دیگر مجالس میں بھی حاضر ہوا کرتے - قرآن کریم کے ساتھ ان کی محبت کا یہ عالم تھا - کہ آج بھی وُہ اپنے پیچھے قرآن کریم کے کتنے ہی نسخے اور کتنی ہی کاپیاں چھوڑ گئے ہیں - جن پر مفصل نوٹ لکھے ہوئے ہیں - آریہ سماج کے اصول کے بطلان کا ان کو اس قدر جوش تھا - کہ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ جہاں کہیں سے کوئی کتاب ان کو تناسخ یا روح و مادہ کی پیدائش کے متعلق موافق یا مخالف ملی - انہوں نے مطالعہ کی - اور اس کے متعلق نوٹ لکھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری کتب بالاستیعاب انہوں نے ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھیں - اور سب کے نوٹ لکھے - خاص کر ان حصص کے جن میں حضور علیہ السلام نے آریہ سماج کے اصول کا بطلان کیا ہے ❊

سنسکرت کی طرف توجہ

۱۹۱۸ء یا ۱۹۱۹ء کی بات ہے - کہ انہوں نے کنجاہ میں "قرآن کریم کی صداقت" اور "روح مخلوق ہے - یا غیر مخلوق" پر ایک زبردست مباحثہ آریہ سماج کے ساتھ منعقد کیا - قادیان سے علماء بھیجے گئے - پہلے دن "روح مخلوق ہے یا غیر مخلوق" پر چار گھنٹے مباحثہ ہوا - ملک صاحب مرحوم مباحثہ سُن کر مطمئن نہ ہوئے - انہوں نے خود اس مسئلہ کے متعلق بہت کچھ سوچا اور پڑھا ہوا تھا - مباحثہ ان کے خیال کے مطابق کامیاب نہ ہوا - انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایک مفصل خط لکھا - جس میں لکھا - کہ جب تک ہم سنسکرت زبان سے واقف ہو کر آریہ سماج کی تعلیم کو ان کے اصل ماخذوں سے نہیں پڑھ سکتے اور صرف ان کی کتب کے تراجم پر اکتفا کرتے ہیں - آریہ سماج کے مقابلہ میں ہماری پوزیشن ہمیشہ defenders کی رہے گی کیونکہ آریہ سماج میں ایسے مبلغ ہیں - جو عربی جانتے ہیں - اور وہ احادیث عربی میں پڑھ کر ہم پر اعتراض کرتے ہیں - مگر ہم صرف ان کی مذہبی کتابوں کے ان کے اپنے کئے ہوئے ترجمے ہی پڑھ کر ان پر اعتراض کرتے ہیں - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کا خط آنے پر فیصلہ فرمایا - کہ فوراً ہائی سکول میں ایک شاستری رکھا جائے - جو ہندو طلباء کو سنسکرت اور ہندی پڑھائے - اور سکول کے وقت کے بعد ہمارے مبلغ اس سے یہ زبان سیکھیں ❊

دینی علمیت

برادر مرحوم صرف ایک بی اے بی ٹی - ایک نہایت قابل ریاضی دان اور کامیاب اور منتظم ہیڈ ماسٹر ہی نہ تھے - بلکہ ایک اچھے خاصے دینی عالم تھے - اور آریہ سماج کی تعلیم اور اصول کے تو وُہ Specialist تھے -

جب وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پرائیویٹ سکرٹری تھے - ان دنوں برما سے ایک احمدی دوست کا خط حضور کی خدمت میں پہونچا - کہ ایک بہائی سے گفتگو کر کے میں بہت حد تک بہائی ازم کی تعلیمات اور اصول سے متاثر ہو چکا ہوں - اور احمدیت سے دُور جا رہا ہوں - حضور نے ملک صاحب مرحوم کو جواب دینے کے لئے ارشاد فرمایا اور کچھ کتب بھی مطالعہ کے لئے عطا فرمائیں - ملک صاحب نے اور بھی بہت سی کتب بہائی ازم پر اِدھر اُدھر سے لے کر ایک بہت لمبا مضمون تیار کیا - اور حضور کو سنایا - حضرت صاحب نے سارا مضمون سُننے کے بعد "جزاک اللہ" فرمایا اور فرمایا کہ یہ مضمون اس دوست کو بھجوا دیا جائے - وُہ مضمون بعد میں ریویو اردو میں بھی چھپ گیا اور برما کے دوست کو ایسا پسند آیا اور اسکو انہوں نے ایسا مفید پایا - کہ پھر کوئی بہائی ان کے قریب نہ بھٹک سکا ❊

ولایت میں جو ان کا مختصر قیام تھا - اس میں بھی وُہ ہائڈ پارک میں اور اپنے مکان پر مذہبی مباحثات کرتے رہتے تھے - ان کو مذہبی امور کے متعلق گفتگو کرنے میں اس قدر لطف آتا تھا - کہ اس وقت وُہ اور سب کچھ بھول جایا کرتے تھے - میں نے ان کو کئی بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مصرع پڑھتے سُنا :- ع

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

اور خود مجھے کئی دفعہ کہا - کہ مذہبی کام عقل سے نہیں - بلکہ جنون سے ہی ہو سکتا ہے ❊

مذہبی غیرت

ان کو مذہبی امور سے صرف شغف ہی نہ تھا۔ بلکہ اسلام اور اپنے سلسلہ کے متعلق نہایت درجہ غیرت بھی تھی۔ جب وہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ تو ایک موقعہ پر ایک انسپکٹر صاحب (جو مسلمان تھے) سکول کے معائنہ کیلئے دفتر میں ملک صاحب مرحوم انسپکٹر صاحب اور ان کے ماتحت سٹاف کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ انسپکٹر صاحب نے ازراہ تمسخر کچھ سلسلہ احمدیہ کے متعلق کہا۔ ملک صاحب کو جوش آگیا۔ اور فرمانے لگے۔ شیخ صاحب (میں ان انسپکٹر صاحب کا نام نہیں ظاہر کرتا) آپ مذہبی امور کے متعلق گفتگو شروع نہ کیجئے۔ آپ نے مذہب کی الف بے بھی نہیں پڑھی ہوئی اور ہم اس میدان کے شاہ سوار ہیں۔ آپ اپنا کام کیجئے۔ امتحان لیجئے۔ معائنہ فرمائیے اور اگر سلسلہ احمدیہ کے متعلق ضرور کچھ کہنا ہی ہے۔ تو معائنہ کے بعد میں اور آپ علیحدگی میں گفتگو کرینگے۔ تاکہ اپنے ماتحت سٹاف کے سامنے آپ کی خفت نہ ہو۔ چنانچہ معائنہ کے بعد ان کو سکول کے باغیچہ میں لے گئے اور کہا محمدی بیگم کی پیشگوئی سے لیکر اور جو کچھ بھی قابل اعتراض بات آپ کے خیال میں ہے۔ آپ فرمائیے میں جواب دوں گا یہ واقعہ اسی طرح سے ہوا۔ جس طرح میں نے بیان کیا ہے۔ اسمیں ذرا بھی مبالغہ نہیں میرا مرحوم بھائی اپنے سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتا تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں وہ کسی کی پرواہ کرنے والا نہ تھا۔ میں نے اس کی غیرت کے اور بھی کئی مظاہرے دیکھے ہیں۔ لیکن طوالت مضمون ان کے بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

۱۹۲۰ء میں وہ ایک اختلاف کی بنا پر تعلیم الاسلام ہائی سکول سے علیحدہ ہوئے۔ ان کو یقین تھا۔ کہ اب ان کو قادیان سے باہر ہی کام کرنا پڑے گا۔ ان دنوں غیر مبایعین میں ابھی کچھ نہ کچھ زندگی باقی تھی۔ بھائی صاحب مرحوم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ میں جب قادیان سے جاؤں گا۔ تو پہلا میرا کام یہ ہو گا۔ کہ غیر مبایعین کے عقائد کے خلاف ایک مضمون لکھوں گا۔ تا لوگ میری قادیان کی ملازمت سے علیحدگی کو خلافت اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ تعلق کی کمی پر محمول نہ کریں۔

حضرت خلیفہ اول رض سے محبت

انہوں نے بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اس وقت وہ اس قابل نہ تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد کو پوری طرح سمجھ سکتے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وقت میں وہ عاقل و بالغ ہو چکے تھے ان کو حضور رضی اللہ عنہ سے شدید محبت تھی۔ وہ ہر فرصت کا وقت حضور کی صحبت میں گذارتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کو بھی اس محبت کا احساس تھا۔ جب میٹرک کا نتیجہ نکلا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ نواب الدین بھی پاس ہوا ہے یا نہیں۔ اور زبان سے فرمایا۔ کہ اس بچہ کو ہم سے بہت محبت ہے۔ ان دنوں میں بھی جب وہ کالج میں پڑھتے تھے اور گرمی کی ساری چھٹیاں اور دیگر رخصتیں بھی یہیں گذارتے تھے۔ اور قادیان میں حضرت خلیفہ اول کا درس ایک بہت بڑی [illegible] تھی۔ اور جماعت احمدیہ اس بات پر بجا طور پر نازاں تھی۔ کہ ان کا امام اپنے وقت کا سب سے بڑا قرآن دان اور قرآن کا سب سے بڑا عاشق ہے۔ برادر مرحوم نے ایک دن مجھے کہا۔ کہ حضرت مولوی صاحب بہت بڑے عالم قرآن ہیں۔ لیکن مجھے زیادہ لطف میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کے درس میں آتا ہے۔

میں یہ بات حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفہ ثانی میں مقابلہ کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ بلکہ صرف اپنے مرحوم بھائی کے حالات زندگی کا بیان مقصود ہے۔

بھائی صاحب مرحوم شروع شروع میں جب کالج کی گرمی کی چھٹیوں پر قادیان آئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ان کو اور میاں حاکم دین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل شیخوپورہ کو ان دونوں کی درخواست پر قرآن پڑھانا منظور فرمایا تھا۔

اوپر کا فقرہ ان تاثرات کے نتیجہ میں بھائی صاحب نے مجھے کہا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے قرآن پڑھنے سے ان کے دل میں پیدا ہوتے تھے۔

مرحوم پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نوازشات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سلسلہ کے نوجوانوں سے خاص محبت ہے۔ کہ وہ جماعت کی آئندہ بننے والی عمارت کی بنیاد ہیں۔ اب تو جماعت میں بیشمار بی۔ اے اور ایم اے ہیں۔ لیکن جن دنوں بھائی نواب الدین صاحب مرحوم نے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اس وقت جماعت میں بہت کم گریجوایٹ تھے۔ سارا سال دینی تعلیم کی خاطر یہاں رہنے کیوجہ سے ان کی بی۔ اے کی تیاری اچھی نہ ہوئی تھی۔ اور ان کو قطعاً کوئی امید اس سال بی اے میں پاس ہونے کی نہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا وہ پہلا سال تھا۔ حضور آپ کے لئے بہت دعائیں کرتے تھے۔ اور آپکے امتحان کے نتیجے کے متعلق رؤیا بھی دیکھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت وہ باوجود ظاہری قطعی مایوسی کے اسی سال بی اے میں کامیاب ہو گئے خدا کے پیاروں کو ہر انسان کے متعلق رؤیا نہیں ہوا کرتے۔ ان کو اپنے دشمنوں یا خالص محبوں کے متعلق ہی بعض باتیں بتائی جاتی ہیں۔ اور جو تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو میرے مرحوم بھائی کے ساتھ تھا۔ اس کی شہادت تو خود رب رحیم نے دی۔ ۱۹۲۰ء میں بھائی صاحب مرحوم کسی وجہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ملازمت سے علیحدہ ہوئے علیحدگی کے دوسرے یا تیسرے دن وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ انجمن نے تو مجھے اپنی ملازمت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اگر حضور نے اور کوئی کام مجھ سے نہ لینا ہو۔ تو پھر میں باہر جا کر ملازمت تلاش کروں۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ میں آپ کے جذبات کا خیال رکھوں۔ اور پھر آپ کو نائب ناظر بیت المال مقرر فرمایا۔

اس امر کی تصدیق کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ بات میرے بھائی مرحوم سے کہی تھی۔ مجھ سے خود حضور نے ایک مرتبہ دوران گفتگو میں ہو گئی۔ اللہ اللہ کیا ہی بابرکت وہ انسان تھا کہ جس کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ملازمت سے علیحدگی کیوجہ سے رنج محسوس کرنے پر رب العالمین اپنے پیارے خلیفہ کو ارشاد فرماتا ہے۔ کہ نواب الدین کے جذبات کا خیال رکھو۔

یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ کوئی اتفاقی امر نہ تھا۔ کہ حضرت امیر المؤمنین رض نے ۲۰ فروری کو میرے بھائی کا جنازہ قصر خلافت میں پڑھایا۔ یہ سلسلہ کی تاریخ میں اپنی قسم کا پہلا واقعہ تھا۔ میں قادیان میں ۲۰ ۲۹ سال سے رہتا ہوں۔ میں نے حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیچھے سینکڑوں جنازے پڑھے ہیں۔ اور کئی مرتبہ دیکھا ہے۔ کہ مرنے والا پرانا احمدی ہے مخلص ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی باوجود خواہش کے بیماری کیوجہ سے جنازے پر تشریف نہیں لا سکے۔ کئی سال ہوئے مجھے یاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے صحابی فوت ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس دن بیمار تھے حضور چاہتے تھے کہ جنازہ میں خود پڑھاؤں صبح سے عصر تک جنازہ کا اس امید پر التوا ہوتا گیا۔ کہ ابھی کچھ افاقہ ہوتا ہے۔ اور حضور خود جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ لیکن آخر کار تشریف نہ لا سکے۔

۲۰ فروری کو حضور کچھ کم بیمار نہ تھے جو دوست میرے بھائی کے جنازہ کے وقت قصر خلافت میں حاضر تھے۔ اور انہوں نے حضور کو سیڑھیوں سے نیچے اترتے دیکھا تھا۔ ان کو معلوم ہے۔ کہ حضور بہت بیمار تھے۔ حضور کے پاؤں میں اس قدر درد تھا۔ کہ ایک قدم بھی اٹھا نہ سکتے تھے۔ اور دو آدمیوں کے سہارے سے آپ چلتے تھے۔ اور سہارا لیکر ہی آپ نے نماز جنازہ پڑھائی ایسی شدید بیماری میں قصر خلافت میں جنازہ پڑھانا گو ایک غیر معمولی امر تھا۔ مگر اتفاقی امر نہ تھا۔ میرے آقا کو معلوم تھا کہ مرنے والا وہ انسان ہے جسکے جذبات کا خیال رکھنے کیلئے خود رب العالمین نے ایکدفعہ حضور کو حکم دیا تھا حضور کو خیال آگیا کہ اگر میں نے نواب الدین کا جنازہ نہ پڑھایا تو کہیں پھر اسکے جذبات مجروح نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ کی بیشمار رحمتیں ہوں ہمارے امام پر اور حق تعالےٰ انکی عمر اور صحت میں بہت بہت برکت دے۔

جو احسان حضور نے ایسے غیر معمولی حالات میں میرے مرحوم بھائی کا جنازہ پڑھا کر ہمارے سارے خاندان پر کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری گردنیں نہائت عمیق جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ حضور کے سامنے ہمیشہ جھکی رہیں گی۔ حضور نے جہاں ہم پر احسان کیا ہے۔ وہاں اپنے فعل سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضور کو اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ کیسی محبت ہے۔

بھائی صاحب مرحوم ایک عالم اور باخبر احمدی اور ایک نہائت ہی باوقار دیانتدار خوش مذاق باحیا اور راستباز انسان تھے۔ جس بات کو وُہ حق سمجھتے تھے۔ اس کو کسی صورت میں بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ اور اس پر قائم رہتے ہوئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ ساری باتیں ظاہر کرنے کے قابل نہیں ہوتیں ورنہ میں بتاتا۔ کہ کس طرح انہوں نے کئی بار اس بات پر قائم رہتے ہوئے جس کو وہ درست سمجھتے تھے۔ اپنے سارے Career کو خطرہ میں ڈال لیا۔ حق بات کے کہنے میں وہ کسی سے ڈرتے نہ تھے۔ یہی ان کا نڈر پن تھا۔ کہ سکول کے دفتر میں بیٹھے ہوئے انسپکٹر آف سکولز کو جس کے ہاتھ میں ان کی ساری محکمانہ زندگی تھی نہائت جرأت سے کہدیا۔ کہ مذہب کی آپ الف۔ ب بھی نہیں جانتے۔ اور ہم اس میدان کے شاہسوار ہیں؀

غرضیکہ میرے مرحوم بھائی بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ بظاہر ان کی موت بے وقت ہوئی۔ مگر کیسی خوش قسمت وہ موت تھی۔ کہ خدا کے خلیفہ نے بہت سے خدا کے نیک بندوں کے ساتھ تکلیف اٹھا کر ان کا جنازہ پڑھا اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے قطعہ میں مدفون ہوئے۔ اور ابھی ان کی وفات پر چند ہی گھنٹے گذرے تھے۔ کہ ان کے ایک عزیز نے خواب میں دیکھا۔ کہ وہ ایک نہائت خوشنما عالی شان مکان میں ایک خوبصورت پلنگ پر بیٹھے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں اس کی تربت پر؀ خاکسار۔ ملک غلام فرید

واقعات عالم پر نظر

(۱) مسیحیت اور ہشتم و ہشتم
(۲) لیگ کی موت اور اس کے بعد
(۳) پنڈت نہرو اور مسٹر جناح

الفضل کے مخصوص سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

کسی گذشتہ اشاعت میں ہمارا ایک نوٹ مسیحیت اور ہشتم و ہشتم کے عنوان سے شائع ہوا وہ دراصل مسیحیت اور ہشتم و ہشتم تھا جس میں ہم نے ظاہر کیا ہے کہ مسیحیت کی تعلیم کو پہلے ہنری ہشتم نے ناقابل عمل سمجھ کر زبردستی پوپ سے علیٰحدگی اختیار کر کے اپنی منوائی اور اسلامی اصول کی پابندی کی۔ مگر اب پھر اسی قسم کا تصادم ہوا۔ تو بجائے ملک میں اختلافات کی خلیج کو گہرا کرنے کے کنگ ایڈورڈ ہشتم نے مفاد محبت کو مسیحیت پر ترجیح دی۔ اور تاج و تخت کو ایک اصول پر قربان کر دیا۔ برنارڈ شا نے ایک لطیف مقالہ لکھا ہے۔ جس میں بشپ۔ ڈیوک اور خاتون کے عنوان سے اس تمام گفتگو کا خلاصہ دیا ہے۔ جو اس ضمن میں وزارت۔ مذہب اور تخت کے درمیان ہوئی ہے۔ مغرب میں برنارڈ شا اور ویلز کی تصانیف کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ دانا طبقہ کی ذہنیت میں اسی طرح انقلاب رونما ہو رہا ہے۔ جس طرح پروٹسٹنٹ تحریک کے وقت کلیسائے روما کے خلاف تھا اس مرتبہ انگلستان مخصوص طور پر اسلام کی طرف جھک رہا ہے۔ برنارڈ شا کی پیشگوئی کہ "یورپ کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا۔ جس کے آثار کا آغاز ہو چکا ہے" بفضلہ تعالیٰ پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ ہمارا اشارہ ہے کہ لنڈن کی فہیم خواتین نے اسلامی تعلیم کو اسلام کے نمائندوں سے سنکر کہا۔ "ہمارے دکھوں کا علاج اسلام ہی میں ہے۔" چونکہ سابق شاہ کا ارادہ جلدی شادی کر لینے کا ہے۔ اور پھر یہ بھی مسموع ہوا ہے کہ وُہ ترکی میں یا ٹیونس میں یعنی اسلامی تمدن و تہذیب کے نزدیک رہنا چاہتے ہیں۔ اور ہم کو تو یقین ہے کہ تحفہ شہزادہ ویلز کا بھی ان پر اثر ہو گا۔ اور امکان ہے کہ ہنری ہشتم کی آغاز کردہ جرأت اصل رنگ میں ایڈورڈ ہشتم کے وجود سے پوری ہو۔ اور مسیحیت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے اصل فیوض سے مستفیض ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا ہے کہ انگلستان کے شاہی خاندان اور قوم کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں۔ اللہ تعالیٰ جلدی پورا کر دے۔ اور اس طرح برطانیہ کی عظمت دین و دنیا میں برقرار رہے؀

(۲)

لیگ آف نیشنز کا ان دنوں کوئی ذکر نہیں آتا۔ اس کی جگہ سپین میں عدم مداخلت کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اور ہسپانیہ کے کل ساحل کی نگرانی پر مختلف تعاون کنندہ طاقتوں کے جنگی جہاز مامور کر دیئے گئے ہیں۔ اس کمیٹی کے وجود سے ایسا معلوم ہونے لگا ہے۔ کہ گویا لیگ مر چکی ہے مگر انگلستان کی سیاست نہائت گہری اور ڈاؤننگ سٹریٹ آہستہ خرام ہے اٹلی و جرمنی کو نرمی چشم نمائی سے سمجھایا۔ مگر ہٹلر و مسولینی نے نہ سنا۔ آخر شش انتظامی سکیم کے ۱۵۰۰ ملین پونڈ کا بجٹ پیش کر کے اور پارلیمنٹ سے اس کی منظوری سے کہ موجودہ کابینہ نے بتا دیا۔ کہ جو کچھ محدود ذرائع کے ساتھ دوسری طاقتیں کر سکتی ہیں۔ ان سے بڑھ کر لنڈن کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ اس اظہار آمادگی پر انگلستان کے مخالفین کو جس چیز نے ڈرا دیا ہے وہ جزائر برطانیہ کی دولت ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ محض سیونگ بنکس اور دیگر زائد جمع ہونے والی رقوم سالانہ ۴۰۰ ملین ہیں۔ اور پانچ سال میں ۱۵۰۰ ملین سے ۵۰۰ ملین زائد جمع ہو سکتے ہیں۔ اور انگلستان کو اس قرض میں دقت نہ ہو گی۔ مسٹر چرچل چاہتے ہیں۔ کہ ان تباہ کن اخراجات اور آئندہ برباد کرنے والی جنگوں کو روکنے کے لئے پھر لیگ کا احیا کیا جائے۔ اور دربار تاجپوشی پر شہنشاہ ابی سینیا کو دعوت اس تحریک کا پہلا قدم ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہی نئے جنگ کا بھی باعث بن جائے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسٹر چرچل کی تجویز کے مطابق برطانیہ تمام چھوٹی چھوٹی طاقتوں کی سرپرستی کر کے زیادتی کرنے والی جابر طاقت کا مقابلہ کرنے کی ٹھان کر مردہ لیگ کو پھر سے زندہ کرنا اور ہسپانیہ کا فیصلہ بھی ہسپانوی رائے سے کرانا چاہتا ہے۔ جو ایک مبارک قدم ہے اور قرآن کریم کے مطابق بننے والی لیگ کی بنیاد ہے؀

(۳)

گذشتہ ایام میں پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح کے درمیان سیاسی اختلافات رونما ہو کر بدمزگی تک نوبت پہونچ گئی۔ ملک کے دو قابل ترین افراد اور معزز راہنماؤں کا اختلاف جس میں تُو تُو مَیں مَیں تک نوبت پہونچی بے شک قابلِ افسوس امر ہے۔ ہم نے وجوہ اختلاف پر غور کیا۔ اور یہ دیکھ کر کہ مسٹر جناح مضبوط پوزیشن پر کھڑے اور پنڈت جی نے کمزور مقام اختیار کیا ہے۔ تعجب و حیرت ہوئی۔ وجوہات اختلاف یہ ہیں۔ کہ پنڈت صاحب ملک میں صرف کانگرس اور گورنمنٹ ہی دو سیاسی جماعتیں سمجھتے ہیں۔ اور کسی تیسری جماعت کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔ مگر مسٹر جناح کہتے ہیں کہ ابھی تک ملک میں ایک تیسری جماعت بھی

ہے۔ اور وہ مسلمان ہیں جنکی آواز پر توجہ کرنا۔ جن کی رائے کا لحاظ رکھنا۔ جن کے احساسات کو ٹھوکر سے بچانا ملک کے سیاسی رہنماؤں کا فرض ہے۔

اس کے جواب میں پنڈت جی نے لکھا۔ کہ ایک کانگرسی مسلمان کے سامنے سینکڑوں جناح بے حقیقت ہیں۔ اور مسٹر جناح نے پنڈت جی کو بنارس و ماسکو کے درمیان تقسیم شدہ وجود قرار دیا۔ پنڈت جی نے بھائی پرمانند اور مہا سبھا کو مسٹر جناح اور مسلم لیگ کے مقابل پیش کیا ہے مگر مسٹر جناح فرماتے ہیں۔ کہ مہا سبھا ہندو راج کی متمنی ہے۔ مگر مسلم لیگ ہندوستانی آزادی اور صحیح معنوں میں ہندوستانی حکومت چاہتی ہے۔

اگرچہ مسٹر جناح کی لیگ بالخصوص اس کی پنجاب شاخ ایک فرقہ وارانہ کوتاہ اندیش اور غیر ذمہ دار و غیر نمائندہ جماعت ہے۔ اور مسٹر جناح سے ہم کو خود اختلاف ہے۔ مگر پنڈت جی کے ذاتی واشتراکی معتقدات کے علاوہ ابھی تک ان کی کانگرس کو بھی ملک کی کامل طور پر نمائندگی حاصل نہیں۔ تازہ انتخابات نے ان کو اپنی سیاسی بیدار مغزی کے اظہار کا موقعہ دیا ہے۔

اب وہ حکومت کی تشکیل اور عملی اہلیت کا ثبوت دینے کے لئے کوشش فرمائیں۔ اور نرم و شستہ اور شان کے مطابق الفاظ میں آئندہ اپنے سیاسی مخالفین کو مخاطب کریں۔ اگر وہ پرمانند ہونجے اور گاندھی ذہنیت کا علاج کر لیں۔ تو اکثر مسلمانوں کو درست کرنے میں بالخصوص مسٹر جناح جیسے روشن خیال مگر بد اثرات سے متاثر مسلمانوں کو درست کرنے میں ان کو زیادہ دقت نہ ہوگی۔

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

۸ مارچ ۳۷ء کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیے جائینگے

حسب ذیل خریداران جنکا چندہ ۱۵ فروری ۳۷ء سے ۱۵ مارچ ۳۷ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ انکے نام ۸ مارچ ۳۷ء کو وی پی کئے جائیں گے جو صاحب قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں یا اس سلسلہ میں کوئی اور اطلاع دینا چاہئیں۔ وہ قیمت یا اطلاع ۵ تک پہنچا دیں۔ ورنہ وی۔ پی روانہ ہو جائیگا۔ جسکا وصول کرنا احباب کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہوگا۔

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ باوجود قبل از وقت اعلان شائع کر دینے کے بعض دوست نہ تو قیمت بھیجتے ہیں۔ اور نہ کوئی اطلاع۔ اور وی پی بھی واپس کر دیتے ہیں۔ جو دفتر کیلئے سخت مالی نقصان کا موجب ہوتا ہے۔ اسوقت سامان طباعت اور کاغذ کی گرانی وغیرہ سے جو مالی بوجھ بڑھ رہا ہے۔ اسمیں امداد کا ایک موثر طریق یہ بھی ہے کہ قیمتیں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور وی پی واپس کریں۔ مینیجر

- ۱۲۱ - حکیم محمد قاسم صاحب
- ۲۰۱ - میاں غلام رسول صاحب
- ۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
- ۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
- ۳۲۵ - ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
- ۳۷۷ - محمد امیر صاحب
- ۵۵۷ - شیخ منظور علی صاحب
- ۶۴۹ - مولوی محمد الدین صاحب
- ۹۳۵ - منشی صدر الدین صاحب
- ۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
- ۱۰۴۰ - منشی غلام حسین صاحب
- ۱۰۵۱ - ماسٹر محمد بریل صاحب
- ۱۰۷۴ - منشی سلطان عالم صاحب
- ۱۴۹۲ - چوہدری محمد حیات خانصاحب
- ۱۶۱۹ - مولوی محمد الیاس الدین صاحب
- ۱۶۷۸ - مولوی غلام محمد صاحب
- ۲۱۷۲ - رحیم اللہ صاحب
- ۲۱۷۷ - میر کلیم اللہ صاحب
- ۲۳۷۶ - محمد عبد الرشید صاحب
- ۲۵۰۸ - مولوی نظام الدین صاحب
- ۲۵۵۶ - محمد یوسف صاحب
- ۲۶۳۲ - وزیر علی صاحب
- ۲۷۵۵ - ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
- ۲۹۵۵ - ملک محمد رفیق صاحب
- ۳۱۵۸ - شیخ عبد المالک صاحب
- ۳۵۵۳ - محمد علی صاحب
- ۳۶۸۳ - چوہدری نعمت خان صاحب
- ۳۷۰۸ - ناصر الدین صاحب
- ۳۷۴۸ - شیخ بدر الدین صاحب
- ۳۸۴۳ - جناب رفیع الدین احمد صاحب
- ۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
- ۴۴۱۶ - جناب محمد حسین صاحب
- ۴۴۱۸ - خانصاحب منشی برکت علی صاحب
- ۴۴۵۰ - منشی محمد عبد اللہ صاحب
- ۴۵۵۳ - خانصاحب نعمت خان صاحب
- ۴۶۳۴ - مرزا محمد علی بیگ صاحب
- ۴۶۶۹ - سید غلام رسول صاحب
- ۴۷۵۹ - حافظ عبد السلام صاحب
- ۵۱۹۱ - شیر محمد خان صاحب
- ۵۲۳۱ - چوہدری محمد بخش صاحب
- ۵۳۰۴ - چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب
- ۵۳۱۶ - خلیل شاہ صاحب
- ۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
- ۵۹۱۲ - بابو عبد القدوس صاحب
- ۶۰۴۱ - اہلیہ عبد الغفور صاحب
- ۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
- ۶۵۹۲ - محمد خان صاحب
- ۶۵۹۴ - سید سردار شاہ صاحب
- ۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
- ۶۹۰۳ - اے۔ ایچ حکیم صاحب
- ۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
- ۷۲۱۴ - محمد عبد السمیع صاحب
- ۷۲۴۵ - منشی رحیم الدین صاحب
- ۷۴۶۱ - بابو عبد الغنی صاحب
- ۷۵۲۷ - عنایت اللہ صاحب
- ۷۷۴۰ - خانصاحب ضیاء الحق صاحب
- ۷۷۴۳ - نور حسین صاحب
- ۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
- ۷۹۲۳ - بدیع الزمان صاحب
- ۷۹۶۲ - ڈاکٹر محمد انور صاحب
- ۷۹۷۵ - مولوی محمد عبد اللہ صاحب
- ۸۱۶۵ - بابو غلام محمد صاحب
- ۸۲۴۲ - ملک تجمل احمد صاحب
- ۸۳۷۰ - عبد الرزاق صاحب
- ۸۴۰۷ - محمد حبیب علی صاحب
- ۸۴۵۵ - ایس محمد آمین صاحب
- ۸۵۹۷ - سید فرزند علی صاحب
- ۸۶۴۱ - راجہ غلام محمد صاحب
- ۸۸۴۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
- ۸۸۸۷ - چوہدری عاشق محمد صاحب
- ۸۸۹۰ - محمد شفیع صاحب
- ۸۹۹۶ - سید محبوب عالم صاحب
- ۹۱۰۴ - عنایت اللہ صاحب
- ۹۱۲۶ - محمد شجاعت علی صاحب
- ۹۱۸۰ - سکریٹری صاحب
- ۹۲۱۱ - غلام محمد صاحب
- ۹۲۲۳ - فتح محمد صاحب
- ۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
- ۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
- ۹۳۱۰ - شیخ احمد صاحب
- ۹۳۱۵ - ملک غلام محمد صاحب
- ۹۳۵۱ - بشیر احمد صاحب
- ۹۳۵۳ - غلام نبی صاحب
- ۹۴۲۲ - عبد اللہ خان صاحب
- ۹۴۵۹ - محمد عیسےٰ صاحب
- ۹۴۸۵ - عنایت اللہ صاحب
- ۹۵۰۸ - مستری محمد حسین صاحب
- ۹۵۸۷ - علی احمد صاحب
- ۹۵۹۸ - سید تاج حسین صاحب
- ۹۶۰۹ - بابو محمود احمد ناصر صاحب
- ۹۶۲۰ - چوہدری محمد الدین صاحب
- ۹۶۳۲ - محمد یعقوب خان صاحب
- ۹۶۳۴ - ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب
- ۹۶۸۴ - ملک عزیز احمد صاحب
- ۹۷۰۸ - نور محمد صاحب
- ۹۷۰۵ - خان ظفر الحق خان صاحب
- ۹۸۰۷ - منشی محمد اسماعیل صاحب
- ۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
- ۹۸۴۸ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
- ۹۸۶۴ - ڈاکٹر غلام علی صاحب
- ۹۸۶۶ - بیگم صاحبہ شمشاد علی صاحب
- ۹۸۶۷ - سید عنایت حسین صاحب
- ۹۸۷۴ - عبد اللہ صاحب
- ۹۸۹۸ - منشی عبد اللہ صاحب
- ۹۹۳۳ - مولوی محمد ہاشم صاحب
- ۹۹۳۲ - الٰہ داد صاحب
- ۹۹۴۷ - شیخ مولا بخش صاحب
- ۹۹۵۶ - ڈاکٹر ایس۔ ایم احمد صاحب
- ۹۹۶۰ - چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
- ۹۹۷۶ - عبد اللطیف صاحب
- ۹۹۷۸ - حکیم عبد الصمد صاحب
- ۹۹۹۴ - مرزا غلام سرور صاحب
- ۱۰۰۲۷ - مولوی عبد السلام صاحب
- ۱۰۰۶۷ - ایس گلزار محمد صاحب
- ۱۰۰۷۳ - سید عبد المجید صاحب
- ۱۰۱۸۱ - ابو اختر صاحب
- ۱۰۱۸۴ - چوہدری شریف احمد صاحب
- ۱۰۱۹۴ - مبارک احمد صاحب
- ۱۰۲۱۰ - سید مصطفیٰ حسین صاحب
- ۱۰۲۳۲ - امام الدین صاحب
- ۱۰۲۵۸ - ایم عطار محمد صاحب
- ۱۰۲۶۵ - بابو سردار احمد صاحب
- ۱۰۲۸۴ - چوہدری سلطان علی صاحب
- ۱۰۲۸۹ - غلام مولا خادم صاحب
- ۱۰۳۲۶ - پی کنجی کویا۔ صاحب
- ۱۰۳۷۰ - صالح محمد صاحب
- ۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
- ۱۰۴۰۰ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
- ۱۰۴۴۲ - بابو عبد الرزاق صاحب
- ۱۰۴۷۳ - عبد الرحیم صاحب
- ۱۰۵۱۵ - مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب
- ۱۰۵۶۵ - پیارے لال صاحب
- ۱۰۵۷۴ - مولوی محمد عرفان صاحب
- ۱۰۶۰۵ - چوہدری رحمت خان صاحب
- ۱۰۶۱۳ - مرزا غلام قادر صاحب
- ۱۰۶۵۰ - غلام محمد صاحب
- ۱۰۶۷۴ - میاں عبد الغنی صاحب
- ۱۰۶۶۶ - محمد لطیف خان صاحب
- ۱۰۶۷۹ - چوہدری علی گوہر صاحب
- ۱۰۶۹۳ - خدا بخش صاحب

۱۰۶۹۴ شیخ محمد صدیق صاحب
۱۰۷۲۱ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۷۴ غلام حیدر صاحب
۱۰۷۷۵ غلام رسول صاحب
۱۰۷۸۹ خان بہادر محمد علی صاحب
۱۰۷۹۶ غلام رسول صاحب
۱۰۸۱۸ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۵۸ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۶۸ لفٹنٹ خان عبد الحمید صاحب
۱۰۸۷۵ محمد شریف صاحب
۱۰۸۷۶ ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب
۱۰۸۸۰ ملک محمود خان صاحب
۱۰۸۸۱ ایم عبد الستار خان صاحب
۱۰۹۰۰ شیخ مولا بخش صاحب
۱۰۹۰۳ حکیم مہربان علی صاحب
۱۰۹۲۹ محمد سلیمان صاحب
۱۱۰۵۲ S A Munim
۱۱۰۵۵ غلام محمد خان صاحب
۱۱۱۸۵ چوہدری محمد عظیم صاحب
۱۱۱۸۷ سید لال شاہ صاحب
۱۱۱۸۸ مستری فتح محمد صاحب
۱۱۱۹۹ ماسٹر سعد اللہ صاحب
۱۱۲۱۷ سیکرٹری صاحب
۱۱۲۲۵ اقبال حسین صاحب
۱۱۲۲۶ سید محمود صاحب
۱۱۲۵۳ چوہدری محمد فضل صاحب
۱۱۲۵۹ فتح الدین صاحب جمعدار
۱۱۲۷۹ بابو نذیر احمد خان صاحب
۱۱۲۸۴ محمد رمضان صاحب
۱۱۲۹۳ محمد علی صاحب
۱۱۳۱۲ سیٹھ فاضل کرم علی صاحب
۱۱۳۲۱ ملک فیض بخش صاحب
۱۱۳۳۶ احسان الٰہی صاحب
۱۱۳۵۷ ڈاکٹر علم الدین صاحب
۱۱۳۶۵ منظور حسین شاہ صاحب
۱۱۳۸۲ چوہدری سردار محمد صاحب
۱۱۳۸۵ محمد حسن صاحب
۱۱۳۹۵ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۱۱۵۴۵ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۶۰۸ مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۳۴ ملک عزیز احمد صاحب

۱۱۶۴۹ این ایم درانی
۱۱۶۶۸ فدا حسن صاحب
۱۱۶۷۸ چوہدری سردار احمد خان صاحب
۱۱۶۸۲ مولوی عبد الماجد صاحب
۱۱۷۰۴ اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۲۰ ڈاکٹر فضل حق صاحب
۱۱۷۳۲ چوہدری شکر اللہ خان صاحب
۱۱۷۳۳ چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۷۳۵ شیخ عبد الرحمن صاحب

۱۱۷۳۷ محمد حسن صاحب
۱۱۷۳۸ سرداررخان صاحب
۱۱۷۴۳ ایم اے ایاز صاحب
۱۱۷۴۶ بابو فضل الدین صاحب
۱۱۷۴۹ رحیم الدین صاحب
۱۱۷۵۱ شیخ محمد الدین صاحب
۱۱۷۵۷ چوہدری بدر الدین صاحب
۱۱۷۶۰ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۱۷۶۲ خواجہ صدر الدین صاحب

۱۱۷۶۷ پیر جی عبد الحمید صاحب
۱۱۷۷۹ کرامت اللہ صاحب
۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۱ مولوی حیدر علی صاحب
۱۱۷۸۶ ایس ایس خان صاحب
۱۱۸۰۳ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۱۰ محمد جمشید خان صاحب
۱۱۸۲۹ ماسٹر عبد العزیز صاحب
۱۱۸۳۴ غلام محمد صاحب

۱۱۸۳۵ شیخ امام الدین صاحب
۱۱۸۶۱ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۱۸۶۸ میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۷۰ مولوی صدر الدین صاحب
۱۱۸۷۱ شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۸۸۵ محمد نواز صاحب
۱۱۸۸۷ محمد عمر صاحب
۱۱۸۹۱ شیخ بشیر الدین صاحب
۱۱۹۳۲ سیدہ سمیع اللہ صاحب

۱۱۹۳۳ عبد الکریم صاحب
۱۱۹۳۴ غلام محمد صاحب
۱۱۹۳۵ چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۹۴۸ بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۹۴۹ امۃ الحی صاحبہ
۱۱۹۵۳ مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۱۹۹۷ جمعدار محمد خان صاحب
۱۲۰۱۰ محمد اقبال احمد صاحب
۱۲۰۳۱ اکبر خان صاحب

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۲۰۵۶	محمد صادق صاحب	۱۲۲۶۱	غلام احمد صاحب	۱۲۵۰۲	اے طالب صاحب
۱۲۰۸۳	محمد شریف صاحب	۱۲۲۶۳	محمود احمد شاہ صاحب	۱۲۵۰۴	مولوی احمد الدین "
۱۲۰۸۶	فقیر احمد صاحب	۱۲۲۹۹	چوہدری علی احمد "	۱۲۵۰۵	غلام مصطفےٰ "
۱۲۰۹۵	مرزا حیات بیگ صاحب	۱۲۳۰۰	" اللہ دتا صاحب	۱۲۵۰۹	سیکرٹری صاحب
۱۲۱۲۵	ملک بشیر احمد صاحب	۱۲۳۰۳	محمد ابراہیم صاحب	۱۲۵۱۰	محمد منیر صاحب
۱۲۱۳۳	شیخ محمد سعید صاحب	۱۲۳۰۴	عبد الغنی صاحب	۱۲۵۱۲	عبد المعبود صاحب
۱۲۱۵۴	محمد حسین صاحب	۱۲۳۰۵	بابو گلاب خاں "	۱۲۵۲۸	امت السلام بیگم صاحبہ
۱۲۱۵۵	عبد الغفور صاحب	۱۲۳۰۶	شیر خان صاحب	۱۲۵۲۹	چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۱۷۹	بابو فقیر علی صاحب	۱۲۳۲۶	غلام سرور صاحب	۱۲۵۳۷	ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۱۸۲	ہیرا لال صاحب	۱۲۳۶۹	مولوی عطاء اللہ صاحب	۱۲۵۳۸	محمد ذکاء اللہ صاحب
۱۲۱۸۳	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۱۲۳۷۵	مخدوم محمد ایوب "	۱۲۵۳۹	مولوی غلام محمد صاحب
۱۲۱۸۹	محمد عظمت اللہ صاحب	۱۲۳۷۸	ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب	۱۲۵۵۰	عبد الحق صاحب
۱۲۱۹۸	تجمل حسین صاحب	۱۲۳۸۱	میاں عطاء الرحمن "	۱۲۵۵۱	مراد بخش صاحب
۱۲۲۰۰	امام الدین صاحب	۱۲۳۹۰	بابو فضل محمد خان صاحب	۱۲۵۵۲	ڈاکٹر عمر الدین صاحب
۱۲۲۰۲	علی شان خان صاحب	۱۲۳۹۵	سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب	۱۲۵۵۷	مفضل احمد صاحب
۱۲۲۰۸	مرزا رحیم بیگ صاحب	۱۲۴۰۴	ملک خدا بخش صاحب	۱۲۵۶۹	خواجہ شاہ محمد صاحب
۱۲۲۱۲	خواجہ غلام محی الدین "	۱۲۴۲۱	خواجہ محمد شریف "		اعجاز علی صاحب
۱۲۲۱۳	محمد افضل خان صاحب	۱۲۴۲۲	میاں غلام محمد صاحب	۱۲۵۷۷	غلام محمد صاحب
۱۲۲۱۴	محمود احمد خان صاحب	۱۲۴۴۲	مولوی کرم الٰہی صاحب	۱۲۵۸۱	کے اے خاں
۱۲۲۲۰	محمد شفیع خان صاحب	۱۲۴۴۴	محمد اسمٰعیل صاحب	۱۲۵۸۵	شاد صاحب
۱۲۲۲۱	نصیر احمد خان صاحب	۱۲۴۴۸	منشی نظام الدین "	۱۲۵۸۷	راجہ عبد الرحمن صاحب
۱۲۲۲۵	محمد یاسین صاحب	۱۲۴۵۲	سردار غازی محمد خان "	۱۲۵۸۹	میاں عطاء الرحمن "
۱۲۲۳۱	محمد عبد الغفار صاحب	۱۲۴۵۵	سید محمد عبد الحمید "	۱۲۵۹۱	مرزا عنایت بیگ
۱۲۲۳۲	جمعدار مرزا احمد بیگ "	۱۲۴۷۲	بابو مختار احمد صاحب "	۱۲۶۰۳	چوہدری عبد اللہ خاں
۱۲۲۳۸	اے کے جان	۱۲۴۷۴	جنرل ٹریڈنگ کمپنی	۱۲۶۰۴	" حمید اللہ خاں صاحب

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اعلان

گذشتہ ایام میں بعض جماعتوں کی طرف سے رپورٹ فارم کا مطالبہ ہوا تھا۔ ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مطالبہ کنندہ جماعتوں کے نام رپورٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی اور جماعت کو رپورٹ فارم درکار ہوں۔ تو حسب ضرورت نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

ایک گمشدہ کے متعلق اعلان

ایک سید نوجوان مسمی احمد ساکن علی پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان تحقیق حق کیلئے جلسہ سالانہ پر آئے تھے۔ ابھی تک اپنے گھر نہیں پہنچے۔ ان کے اعزا پریشان ہیں ان کا حلیہ یہ ہے۔ رنگ گندمی جسم دبلا قد درمیانہ عمر ۳۲ سال کسی صاحب کو اگر ان کا کچھ پتہ ہو تو جماعت احمدیہ علی پور کے پریذیڈنٹ کو اطلاع دیں۔ یا اگر کسی جماعت کے پاس ہوں۔ تو ان کو ہدایت کر دیں۔ کہ گھر خبر بھیجدیں۔ اور ہمیں بھی اطلاع دیں ؂ ناظر امور عامہ قادیان

"الفضل" کی مفت اشاعت

"الفضل" کے مفت اجراء کیلئے بعض غیر احمدی متلاشیان حق اور غرباء احمدیوں کی طرف سے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ اور اکثر حالات میں اس قسم کے اصحاب کے نام پرچہ جاری کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ الفضل کے فنڈ میں مفت جاری کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے صاحب توفیق اصحاب کو چاہیئے کہ مفت اشاعت کیطرف بھی توجہ فرمائیں۔ نظارت میں مستحق اصحاب کی بہت سی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رشتہ

ایک سیدزادی نوعمر لڑکی کے لئے برسر روزگار شریف رشتہ کی ضرورت ہے۔
خط و کتابت معرفت عبد الرحیم نیرؔ قادیان

قطع تعلق کا اعلان

چودھری عنایت اللہ خاں ساکن موضع چھیور متصل سانگلہ ہل ضلع گوجرانوالہ جو برہما گوتی میں رہتا ہے۔ نیز مسٹر چوہان نے احمدیت سے ارتداد اختیار کر لیا ہے عنایت اللہ نے کئی احمدیوں کو دھوکا دیکر ان کا مال ضائع کیا اور احمدیت کے قطعی خلاف اس کا عمل رہا ہے۔ لہذا تمام جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ دونوں احمدیت سے خود خارج ہو چکے ہیں۔ ان سے مقاطعہ سختی سے کیا جائے۔ اور جو ان سے ربط ضبط رکھے اس کی اطلاع فوراً مرکز کو دیجائے تاکہ اسے بھی اگر وہ سمجھانے سے باز نہ آئے۔ تو جماعت سے خارج کرنے کی درخواست بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پیش کی جائے ؂ ناظر امور عامہ

اعلان نکاح

مسماۃ عائشہ بیگم بنت میاں مدد خاں صاحب ساکن قادیان کا نکاح میاں عزیز اللہ خاں صاحب ولد محمد یعقوب خاں صاحب ساکن نادون ضلع کانگڑہ سے بعوض مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

سید غلام غوث
۲۴ر فروری ۱۹۳۷ء

قادیان میں تین نہایت باموقعہ جائدادیں رہن ملتی ہیں

اس وقت قادیان میں تین مختلف موقعوں پر نہایت باموقعہ دوکانیں رہن باقبضہ ملتی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ خواہشمند اصحاب جو اپنے سرمایہ کو سودمند اور خدا کے فضل سے یقینی طور پر فائدہ مند کاروبار پر لگانا چاہیں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوکانات ایسے موقعہ کی ہیں۔ کہ انشاء اللہ وہ کبھی کرایہ داروں سے خالی نہیں رہ سکتیں۔ تفصیل یہ ہے۔

نمبر۱۔ دو دوکانات متصل احمدیہ چوک تعدادی ۴ عدد جن میں اس وقت ڈاکٹر احسان علی صاحب اور سلطان برادرز وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں۔ اور نہایت باموقعہ ہیں۔ موجودہ کرایہ سترہ روپیہ ماہوار ہے۔ مگر زیادتی کی گنجائش ہے۔ زر رہن مجوزہ تین ہزار روپیہ انہی دوکانوں کے ساتھ ایک پختہ وسیع مکان بھی رہن ملتا ہے جس میں اس وقت نظارت تالیف و تصنیف کی لائبریری ہے۔ جس کا کرایہ ۲۵ روپے ماہوار ہے۔ اور مجوزہ زر رہن ساڑھے چار ہزار روپیہ ہے۔ گویا ہر دو کا زر رہن ساڑھے ۷ ہزار روپے ہے۔

نمبر۲۔ دو دوکانات متصل سٹار ہوزری فیکٹری تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت جنرل سروس کمپنی وغیرہ بطور کرایہ دار ہیں پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں اور بہت باموقعہ ہیں۔ اور بڑے بازار کے ساتھ فراخ جگہ واقع ہیں۔ موجودہ کرایہ للعہ ۲۴ روپیہ ماہوار ہے۔ زر رہن مجوزہ ساڑھے چار ہزار روپیہ

نمبر۳۔ دو دوکانات متصل سبزی منڈی و نزد ڈاکخانہ تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت بھائی حاکم دین صاحب و شیخ محمد اکرام صاحب وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ موجودہ کرایہ ۲۵ ماہوار۔ لیکن معقول زیادتی کی بھی گنجائش ہے۔ یہ دوکانات بڑے بازار کے نہایت بارونق حصے میں واقع ہیں۔ اور پختہ اور نئی بنی ہوئی ہیں۔ زر رہن مجوزہ پانچ ہزار روپیہ۔

مذکورہ بالا ہر سہ جائدادوں کے متعلق خواہشمند اصحاب میرے ساتھ فیصلہ فرمالیں۔ رہن باقبضہ ہوگا۔ اور شرائط رہن مطابق شریعت اسلامی ہوں گی۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد۔ قادیان ۲۷/۲/۳۷

استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں تین استانیوں کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری کو پڑھا سکیں اور ٹرینڈ ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۵-۱-۲۰ ہوگا۔ درخواستیں بنام مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول آنی چاہئیں۔

مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول۔ قادیان

ایک احمدی باورچی

ایک احمدی باورچی جو مخلص ہے اور مبلغ بھی اوسط درجہ کا ہندوستانی کھانا پکا سکتا ہے۔ نوکری کا خواہشمند ہے۔ باہر کے لئے اٹھارہ روپیہ ماہوار پر رضامند ہے۔ انگریزی کھانا پکانا نہیں جانتا۔ احباب دفتر ہذا سے خط و کتابت کر کے طے کر لیں ممکن ہے۔ کہ کم تنخواہ بھی لے لے۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک اچھے تعلیم یافتہ کشمیری نوجوان کے لئے جو ایک سرکاری دفتر میں پچاس روپے ماہوار پر ملازم ہے۔ کنوارہ رشتہ درکار ہے۔ لڑکی صورت و سیرت میں نیک تعلیمیافتہ امور خانہ داری سے واقف سلیقہ شعار اور مبایع احمدی ہو کشمیری رشتہ کو ترجیح دی جائیگی۔ تفصیلی حالات پتہ ذیل پر لکھیے۔ م معرفت مینیجر "الفضل" قادیان

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا نوٹ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔ ملنے کا پتہ، قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ (پنجاب)

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے تشنج درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیتے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد و قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۲۶ فروری۔ بنگال اسمبلی کے لئے شہری مسلم حلقہ سے ضمنی انتخاب کے نتیجہ میں سر ناظم الدین کامیاب ہو گئے ہیں

دہلی ۲۷ فروری۔ آج سر جیمز گرگ رکن مالیات نے اسمبلی میں بجٹ پیش کیا۔ جس کے متعلق اہم اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔ سنہ ۱۹۳۶-۳۷ء کے محاصل و مصارف کے تخمینوں پر نظر ثانی کے بعد معلوم ہوا۔ کہ ۶ لاکھ اضافہ کی بجائے ۱۹۷ لاکھ کا خسارہ نکلا ہے۔ سنہ ۱۹۳۶-۳۷ء کے بجٹ کے اعداد یہ ہیں۔ محاصل ۸۱۳۶ لاکھ مصارف ۸۳۳۳ لاکھ خسارہ ۱۹۷ لاکھ سنہ ۱۹۳۷-۳۸ء کے بجٹ تخمینہ کے اعداد یہ ہیں محاصل ۷۹۹۹ لاکھ مصارف ۸۳۴۱ لاکھ خسارہ ۳۴۲ لاکھ۔ ریزرو فنڈ کے ۱۸۴ لاکھ روپے اگر شامل کر لئے جائیں۔ تو خسارہ ۱۵۸ لاکھ رہ جاتا ہے۔

دہلی ۲۷ فروری۔ رکن مالیات نے بجٹ کے متعلق جو تقریر کی۔ اس میں نئے ٹیکس کے متعلق حسب ذیل تجاویز پیش کیں۔ (۱) کھانڈ پر ایک روپیہ ۵ آنہ محصول داخلی فی ہنڈرویٹ سے بڑھا کر ۲ روپیہ فی ہنڈرویٹ کر دیا جائے (۲) کھانڈ پر محصول چنگی ۷ روپے ۴ آنے فی ہنڈرویٹ کر دیا جائے (۳) چاندی پر محصول ۲ کی بجائے ۳ کر دیا جائے

مدراس ۲۷ فروری۔ مدراس اسمبلی میں پارٹیوں کا تناسب اس وقت تک حسب ذیل ہے۔ کانگرس ۵۵ اپیلز پارٹی ۱۔ دیگر ۱۳۔ جسٹس پارٹی ۱۵ یورپین

لاہور ۲۷ فروری۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے۔ کہ سر شادی لال اور سر عبدالقادر فیڈرل کورٹ کے جج مقرر کئے جائیں گے۔

روما ۲۶ فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حبشہ کے وائسرائے جنرل گریزیانی پر قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں تین آدمیوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے جن کے قبضہ سے اسلحہ برآمد ہوئے ہیں ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے

روما ۲۶ فروری۔ حبشہ کا سردار راس دستا کو جو اطالویوں کا مقابلہ کر رہا تھا گرفتار کر کے گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

شیخوپورہ ۲۷ فروری۔ حکومت پنجاب نے متواتر دو فصلوں کے لئے شیخوپورہ کے ایک گاؤں مالا کے زمینداروں کا مالیہ معاف کر دیا ہے۔ یہ گاؤں کے لوگوں کی اس بہادری کا انعام ہے۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے ایک ڈاکہ کی واردات کے موقع پر کیا تھا۔ انہوں نے مبینہ ڈاکوؤں کا مقابلہ کر کے گرفتار کر لیا تھا۔ جن کے خلاف اب عدالت سشن میں مقدمہ چل رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ کل پولیس اور سی آئی ڈی نے رائے بہادر سیٹھ بھاگ چند سونی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گرفتاری فنانس ممبر کے پرسنل اسسٹنٹ کی رپورٹ پر عمل میں لائی گئی۔ جس نے شکایت کی تھی کہ رائے بہادر نے آئندہ بجٹ کا راز معلوم کرنے کے لئے اس کو رشوت دینے کی کوشش کی۔ اسمبلی میں استفسار کے دوران میں فنانس ممبر نے اس گرفتاری کے متعلق بیان دینے سے انکار کر دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ اور بھی بہت سی گرفتاریاں عمل میں آنے والی ہیں۔

دہلی ۲۷ فروری۔ رکن مالیات سر جیمز گرگ نے اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس کے شروع میں انہوں نے کہا۔ کہ نمک کی مد میں ۲۷ لاکھ کا جو خسارہ ہوا اسے میں حزب المعارضہ کے بے پروائی سے دیئے ہوئے ووٹ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ مسٹر ستیہ مورتی نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس ایوان کے کسی ووٹ کو بے پروائی سے دیا ہوا ووٹ نہیں کہا جا سکتا۔ آپ کو یہ لفظ واپس لینا چاہیئے۔ صدر نے مسٹر ستیہ مورتی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ لفظ مناسب نہ تھا۔ حزب المعارضہ کی بنچوں سے "لفظ واپس لو" کی آوازیں بلند ہوئیں۔ رکن مالیات نے کہا۔ کہ میں اسے واپس لینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اس کی بجائے کوئی دوسرا لفظ یاد نہیں آتا مسٹر ستیہ مورتی نے اصرار کیا۔ کہ رکن مالیات کو واپس لینا چاہیئے۔ لیکن رکن مالیات نے تھوڑی سی مداخلت کے بعد پھر تقریر شروع کر دی۔ جس پر کانگرسی ارکان واک آؤٹ کر گئے۔

کلکتہ ۲۷ فروری۔ ۲۵ فروری کو سر بھوپندرا ناتھ مترا سابق ہائی کمشنر ہند کلکتہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی صحت کچھ عرصہ سے کمزور چلی آ رہی تھی۔ ۳½ دن کے قریب وہ غسل خانہ میں گئے۔ لیکن جب ایک گھنٹہ کے قریب وقت گزر گیا۔ تو غسل خانہ کا دروازہ کھولا گیا اور انہیں فرش پر مردہ پایا گیا۔

بمبئی ۲۷ فروری کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس واردھا میں منعقد ہو رہا ہے جس میں نئے آئین کے ماتحت عہدوں کے رد و قبول کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ لیکن آخری فیصلہ آل انڈیا کانگرس کریگی جو مارچ کے آخر میں دہلی میں منعقد ہوگا۔

لنڈن ۲۶ فروری۔ حبشی سفارتخانہ نے جشن تاج پوشی میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ لیکن اطالیہ کی بڑھتی ہوئی ناراضی سے وزارت امور خارجہ کے لئے سخت پریشانی پیدا ہو گئی ہے۔ روزنامہ "مارننگ پوسٹ" رقمطراز ہے۔ کہ اس واقعہ نے جو ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اس سے کسی صورت میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا عوام کی رائے ہے۔ کہ شاہ حبشہ کے نام جو دعوت نامہ جاری کیا گیا ہے۔ اسے واپس لے لیا جائے گا۔

سلامنیکا ۲۷ فروری۔ باغیوں کے صدر مقام سے جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اوویدو پر حملہ کے دوران میں حکومت کی افواج کے ۱۰ ہزار سپاہی کام آئے۔ باغیوں کے مورچوں کے آگے جو لاشیں پڑی ہیں ان کی تعداد ۲۲۵۰ تک پہنچ گئی ہے۔ بلباؤ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ اوویدو کے محاذ پر سہ شنبہ سے اس وقت تک شدید جنگ جاری ہے۔ شہر میں دست بدست جنگ ہو رہی ہے۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہر کے بازاروں میں حکومت کی فوجیں بتدریج پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اور دستی بموں اور ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے اپنے لئے میدان صاف کر رہی ہیں۔

حیدرآباد دکن ۲۷ فروری شہزادی در شہوار جو چند روز سے علیل تھیں۔ بعزم نائش بمبئی روانہ ہو گئی ہیں۔ پرنس آف برار بھی ان کے ہمراہ تشریف لے گئے ہیں۔

پشاور ۲۷ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ موضع یوسف خیل دھمنہ میں ملک المیر اور ملک عطا خان کے طرفداروں میں شدید جنگ جاری ہے ملک المیر اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں بھاری توپوں سے فائر کر رہا ہے۔

روما ۲۶ فروری۔ مواد خام کی تقسیم کے متعلق جنیوا میں جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ حکومت اطالیہ اس میں اپنے نمائندے نہیں بھیجے گی۔ اطالیہ کا نمائندہ لیگ کی کسی کانفرنس میں بھی شامل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اطالیہ کو لیگ کے متعلق اپنے طرز عمل کی تبدیلی کے لئے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

پٹنہ ۲۶ فروری۔ پٹنہ شہر کی کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کو وزارتیں قبول نہیں کرنی چاہئیں۔ ریزولیوشن میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ کانگرس چونکہ دستور اساسی کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اس لئے وزارتوں کی قبولیت اس کی اپنی اعلان کردہ پالیسی کے منافی ہوگی۔

امرتسر ۲۷ فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۶ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے ۶ پائی تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے تک روئی ۱۵ روپے ۳ آنے سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ ۶ پائی اور

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی